

99629- وقتی اور مستقل گدوانا، اس کی قسمیں اور حکم

سوال

اسلام میں وشم یعنی جسم میں گدوانا حرام ہے، اور اس کے عوض میں اسلام نے مندی لگانا قرار دیا، لیکن مندی کے عیب میں یہ بھی ہے کہ باریک بینی سے خاکہ نہیں بنتا، اور بہت مدت تک اس کا رنگ باقی رہتا ہے، تو وشم یعنی جسم گدوانے اور مندی کے عوض میں وشم کا ایسا طریقہ نکل آیا ہے جو غرض ختم ہونے کے بعد اتار دیا جاتا ہے، یعنی وہ جسم پر چپک جاتا ہے، تو اس طرح کے گدوانے کا حکم کیا ہے، یعنی وہ جسم پر چپکا یا جاتا ہے، اور اسے اتارنا بھی ممکن ہے، اتارنے سے جسم میں کوئی اثر تک باقی نہیں رہتا؟

پسندیدہ جواب

اول :

ہمیشہ رہنے والی زینت جس سے جسم کے عضو کی شکل اور رنگ بھی تبدیل ہو جاتا ہے، اور وقتی زینت میں بہت فرق پایا جاتا ہے، پہلی قسم یعنی ہمیشہ رہنے والی حرام ہے، اور یہ تغیر خلق اللہ یعنی اللہ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی ہے، اور دوسری یعنی وقتی مباح ہے، اور یہ مباح زینت و خوبصورتی میں شامل ہوتی ہے۔

الوشم : یعنی جسم گدوانا جسم کی جلد کا رنگ تبدیل کرنا ہے اور اس کے لیے جسم میں سوئی بھجھوئی جاتی ہے جس سے خون بہ نکلتا ہے، پھر اس جگہ میں سرمہ وغیرہ بھرا جاتا ہے تاکہ اس جلد کا رنگ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ جلد کے رنگ کے علاوہ بدل جائے۔

اور مندی وغیرہ کے ساتھ جلد کو رنگنا، اس وشم میں شامل نہیں ہوتا، کیونکہ یہ جلد کی رنگت کو تبدیل نہیں کرتا، بلکہ جلد پر مختلف قسم کے پھول بوٹے اور نقش بنائے جاتے ہیں، اور کچھ مدت کے بعد یہ رنگ اتر جاتا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے عورت کے لیے مندی کے ساتھ زینت و خوبصورتی حاصل کرنا مباح کی ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اس زینت کی اشکال و نقوش ذمی روح چیز: مثلاً انسان یا حیوان کی شکل میں نہ بنائے، اور نہ ہی وہ اس زینت کو غیر محرم اور اجنبی مرد کے سامنے ظاہر کرے۔

مستقل وشم یعنی گدوانے کی تین صورتیں ہیں، اور ان سب کا ایک ہی حکم یعنی حرام ہیں، وہ صورتیں درج ذیل ہیں :

پہلی صورت :

پرانا تقلیدی طریقہ :

وہ طریقہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ جلد میں سوئی بھجھو کر خون بہانا اور پھر اس جگہ سرمہ یا رنگد ار مادہ بھر دینا۔

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

الواشمۃ : یہ وشم کا اسم مونث اسم فاعل ہے، یعنی وشم کرنے والی عورت، یہ وہ عورت ہے جو اپنے ہاتھ یا کلانی، یا ہونٹ وغیرہ یا اپنے جسم کے کسی بھی حصہ میں سوئی وغیرہ داخل کرے حتیٰ کہ خون نکل آئے، اور پھر اس جگہ میں سرمہ یا چوننا وغیرہ بھر دے جس سے وہ سبز رنگ کا ہو جائے، ایسا فعل کرنے والی کو واشمہ کہتے ہیں، اور جس کے ساتھ یہ فعل کیا گیا ہو اسے

موشومہ کہتے ہیں، اور اگر کوئی عورت ایسا کرنے کا مطالبہ کرے تو اسے مستوشمہ کہا جاتا ہے۔

اور یہ کرنے والی اور کروانے والی اور اپنے اختیار کے ساتھ اسے طلب کرنے والی سب پر حرام ہے "انتہی۔

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (106/14)۔

اس مسئلہ کے متعلق دلائل اور اہل علم کی کلام آپ سوال نمبر (21119) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں۔

دوسری صورت:

کیمیائی مادہ استعمال کرنا، یا پھر ساری یا کچھ جلد کا رنگ تبدیل کرانے کے لیے آپریشن کروانا۔

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

لوگوں میں اور خاص کر عورتوں میں بعض کیمیائی مواد اور طبعی جڑی بوٹیوں کا استعمال عام ہو چکا ہے جس سے جلد کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے، اس طرح کہ یہ کیمیائی مادہ اور طبعی جڑی بوٹیاں استعمال کرنے کے بعد سیاہ رنگ سفید رنگت میں بدل جاتی ہے، تو کیا یہ شرعاً ممنوع ہے؟

یہ علم میں رہے کہ کچھ خاوند اپنی بیویوں کو یہ کیمیائی مواد اور طبعی جڑی بوٹیاں استعمال کرنے کا کہتے ہیں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ عورت پر اپنے خاوند کے لیے زینت و خوبصورتی اختیار کرنا واجب ہے؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"اگر تو یہ تبدیلی مستقل طور پر ہوتی ہے، تو یہ حرام اور کبیرہ گناہ ہے؛ کیونکہ یہ تووشم یعنی جسم گدوانے سے بھی زیادہ شدید تغیر خلق اللہ ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے بال ملانے، اور جسم گدوانے، اور جسم گودنے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ جسم گودنے اور جسم گدوانے والی، اور ابرو کے بال نوچنے اور ابرو کے بال نوچنے کا مطالبہ کرنے والی، اور حسن و خوبصورتی کے لیے دانت رگڑنے والی اللہ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کرنے والی عورت پر لعنت فرمائے"

اور کہا: "مجھے کیا ہے کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے"

الواصلۃ: وہ عورت جس کے بال چھوٹے ہوں تو وہ ان کے ساتھ بال وغیرہ ملانے۔

المستوصلۃ: وہ عورت جو اپنے بالوں کے ساتھ بال وغیرہ ملانے کا مطالبہ کرے اور کہے۔

الواشمۃ: وہ عورت جو اپنی جلد گودے، اس طرح کہ اپنی جلد میں سوئی وغیرہ داخل کر کے اس جگہ سرمہ یا کوئی اور چیز بھرے جس سے جلد کا رنگ تبدیل ہو جائے۔

المستوشمة: وہ عورت جو اپنی جلد گدوائے اور اس کو بلائے جو جسم گودتی ہے۔

النامصة: وہ عورت جو اپنے چہرے کے بال نوچے، مثلاً برو وغیرہ خود نوچے یا کسی دوسرے کے۔

المتنصتة: وہ عورت جو ایسی عورت کو بلائے جو اس کے بال نوچے۔

المشغلیة: جو اپنے دانتوں کو رگڑے، یعنی ریتی کے ساتھ رگڑے حتیٰ کہ ان کے درمیان خلا پیدا ہو جائے؛ کیونکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی ہے۔

اور سوال میں جو کچھ ذکر کیا گیا ہے وہ توحید میں آنے والی سے بھی شدید ترین تغیر خلق اللہ میں داخل ہوتا ہے "انتہی۔

دیکھیں مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (17) جواب سوال نمبر (4)۔

اس مسئلہ کے متعلق مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (2895) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

تیسری صورت :

وشم موقت یعنی وقتی جسم گدوانا جو کہ تقریباً ایک برس تک باقی رہتا ہے۔

شیخ عبداللہ بن جبرین حفظہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

آج کے دور جدید میں سرمہ اور ہونٹ کی تحدید کا وشم کے طریقہ پر ایک نیا طریقہ ایجاد ہوا ہے جو تقریباً کئی ماہ یا ایک برس تک باقی رہتا ہے؛ اور یہ عام سرمہ اور ہونٹ تحدید کرنے والی قلم کے بدلے میں ہے، اس کا حکم کیا ہے؟

شیخ کا جواب تھا :

یہ جائز نہیں؛ کیونکہ یہ وشم کے مسمیٰ میں داخل ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم گودنے، اور جسم گدوانے کا مطالبہ کرنے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

کیونکہ یہ آنکھوں اور ہونٹوں کی تحدید تقریباً ایک برس یا نصف برس تک رہتی ہے، اور پھر جب پھکی پڑ جائے تو دوبارہ کر لیا جاتا ہے، اور اسی طرح باقی رہتا ہے تو یہ وشم یعنی جسم گودنے کے مشابہ ہوا جو کہ حرام ہے۔

اور اصل میں سرمہ آنکھوں کا علاج ہے، جس کا رنگ سیاہ یا میٹلا ہوتا ہے، جو آنکھوں کی مرض سے حفاظت کرنے یا آنکھیں آجانے کے وقت لگایا جاتا ہے، اور بعض اوقات عورتوں کے لیے یہ خوبصورتی اور زینت کا بھی باعث ہے، مثلاً مباح زینت۔

لیکن وقتی وشم کے طریقہ پر ہونٹوں کی تحدید کرنا میری رائے میں جائز نہیں، اس لیے عورت کو مشتبہات سے دور رہنا چاہیے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ انتہی۔

مانوڈاز: فتویٰ شیخ ابن جبرین جس پر ان کی مہر بھی ثبت ہے۔

دوم:

وقتی وشم جس پر ٹائٹو کا اطلاق کیا جاتا ہے لیکن اس میں افضل یہی ہے کہ اسے وشم کا نام دیا جائے، اس میں ہماری رائے یہ ہے کہ اسے مندی سے رنگنے کا حکم دیا جائے؛ اگر تو یہ سوال میں وارد صورت کی طرح ہو، اور یہ حرام طریقہ نہیں، تو یہ مباح ہوگا، لیکن اس کے لیے کچھ شروط ہیں:

1- کہ یہ شکل موقت ہو اور ختم ہو جائے، نہ کہ ہمیشہ اور قائم رہے۔

2- کسی ذی روح کی اشکال نہ بنائی جائیں۔

3- یہ زینت کسی اجنبی اور غیر محرم مرد کے سامنے ظاہر نہ کی جائے۔

4- ان رنگوں اور خضاب میں عورت کی جلد کو ضرر اور نقصان نہ ہو۔

5- اس میں کافرہ اور فاجرہ عورتوں سے مشابہت نہ ہو۔

6- یہ نقش محرف شدہ ادیان کے شعار کی اشکال نہ رکھتے ہوں یا کسی فاسد عقیدہ اور گمراہ منج سے تعلق نہ رکھیں۔

7- اور اگر یہ عمل کوئی دوسرا کرے تو وہ عورت ہو، اور نہ ہی ستر والی جگہ میں ہو۔

جب یہ شروط پوری ہوں تو ہم اس سے زینت اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

الصنغانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"بعض احادیث میں وشم کی علت تغیر خلق اللہ بیان کی گئی ہے، اور یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مندی وغیرہ کے ساتھ خضاب لگانا اس علت کو شامل ہے، اور اگر اسے شامل ہو تو یہ اجماع کے ساتھ مخصوص ہے، اور یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی یہ لگائی جاتی رہی ہے"

دیکھیں: سبل السلام (150/1)۔

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

لوگوں میں اور خاص کر عورتوں میں بعض کیمیائی مواد اور طبعی جڑی بوٹیوں کا استعمال عام ہو چکا ہے جس سے جلد کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے، اس طرح کہ یہ کیمیائی مادہ اور طبعی جڑی بوٹیاں استعمال کرنے کے بعد سیاہ رنگ سفید رنگت میں بدل جاتی ہے، تو کیا یہ شرعاً ممنوع ہے.....؟

یہ سوال ابھی اوپر بیان بھی کیا گیا ہے۔

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"... اور سوال میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ حدیث میں بیان کردہ تغیر خلق اللہ میں سب سے زیادہ شدید ہے۔

اور اگر یہ تغیر ثابت اور مستقل نہ ہو، مثلاً مندی وغیرہ لگانا تو اس میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ یہ اتر جاتی ہے، اور یہ سرمہ اور رنساں سرخ کرنے والے مادہ، اور ہونٹ پر لگانے والی لپ اسٹک کی طرح ہے، چنانچہ واجب اور ضروری ہے کہ تغیر خلق اللہ یعنی اللہ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی سے اجتناب کیا جائے، اور امت میں اس بات کو عام کیا جائے، اور پھیلایا جائے کہ وہ اس سے اجتناب کریں تاکہ شر و برائی پھیل کر عام نہ ہو جائے کہ اسے ترک کرنا ہی مشکل ہو جائے" انتہی۔

دیکھیں: مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (17) سوال نمبر (4)

اور ہم شیخ رحمہ اللہ کا فتویٰ نقل کر چکے ہیں کہ اگر یہ ذی روح کی اشکال پر مشتمل نہ ہو تو مباح ہے، اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (8904) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

اور بعض ڈاکٹر حضرات نے بھی اس موقت و شتم کے نقصانات اور ضرورتیں ہیں کہ ان سے بچا جائے۔

سعودی عرب کی ڈیلی اخبار "الیوم" میں درج ذیل کالم چھپا ہے:

"موقت و شتم یا جو ٹاٹو کے نام سے معروف ہے مختلف عمر کی لڑکیوں میں بہت زیادہ پھیل رہا ہے، اور خاص کر تواروں اور سکول کی چھٹیوں میں اور بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔

اور ڈاکٹر اسامہ بغدادی نے جلدی بیماریوں سے ڈراتے ہوئے کہا ہے:

اس طرح کے اسٹیکر جو جلد پر چپکائے جاتے ہیں جو جسم کو بد صورت کر دیتے ہیں، اور جلدی امراض پیدا کرنے کی طرف لے جاتے ہیں، اس کے پچھلی طرف موجود گوند جو کہ جسم کے مساموں میں سرایت کر جاتی ہے، اور پھر خون کے خلیات کے ساتھ مل جاتی ہے، اور اسی طرح اس اسٹیکر میں موجود رنگداری کیمیائی مواد کے عمومی صحت پر اور بھی کئی منفی اثرات پڑتے ہیں" انتہی۔

دیکھیں: الیوم عدد نمبر (11159) سال (39) بروز ہفتہ تاریخ (1424/11/11ھ) الموافق (2004/3/3 م)۔

چنانچہ اگر اس طریقہ کے نقصانات ثابت ہو جائیں کہ یہ طریقہ جلدی بیماریاں وغیرہ پیدا کرنے کا باعث ہے، تو پھر یہ شرعاً ممنوع ہوگا، کیونکہ مسلمان شخص کے لیے ایسا کام کرنا جائز نہیں جس میں اس کو یا کسی دوسرے کو نقصان اور ضرر ہو، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"نہ تو کسی کو ضرر پہنچاؤ، اور نہ ہی خود ضرر اور نقصان اٹھاؤ"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (784) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

واللہ اعلم۔